

رمضان۔۔ اور 30 اغلاطِ عامہ



عبدالرحمن الزهرانی / ابن علی

”اغلاط“ خطِ نسخ اور سرخ رنگ میں دی گئی ہیں۔ اور ان کی ”تصحیح“

نستعلیق اور سبز رنگ میں۔ واضح رہے بعض غلطیاں فرض

چھوڑنے یا حرام کا ارتکاب کرنے کی قبیل سے ہیں، اور بعض

غلطیاں سنت کو ترک کرنے یا مکروہ کا ارتکاب کر لینے کی قبیل

سے۔

1۔ چاند نظر آنے پر بعض لوگ آسمان کی جانب ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ یا شور

اٹھاتے ہیں۔

سنت یہ ہے کہ رمضان یا کسی بھی مہینے کا چاند دیکھے تو اللہ کی تکبیر کرے

اور کہے: اللهم أهله علينا بالأمن والإيمان والسلامة والإسلام ربى

وربك الله (ترمذی)

2- رمضان کے اعزاز میں، رمضان شروع ہونے سے پہلے ایک یا دو دن کا روزہ

رکھنا

نبی ﷺ نے فرمایا: لا يتقدمن أحدكم رمضان بصوم يوم أو يومين

إلا أن يكون رجل كان يصوم صومه فليصم ذلك اليوم (رواه

البخاري) “تم میں سے کوئی رمضان سے پہلے ایک یا دو دن کا روزہ نہ

رکھے، سوائے وہ شخص جو اپنے معمول کے تحت یہ روزہ رکھنے والا ہو، ہاں

وہ یہ روزہ رکھ لے۔“

3- رات سے یا کم از کم طلوع فجر سے پہلے فرض روزہ کی نیت نہ کر رکھنا۔

نبی ﷺ نے فرمایا: من لم يبيت النية من الليل فلا صيام له (أخرجه أبو

داود والترمذي والنسائي وابن ماجه) “جس نے رات سے نیت نہیں کر رکھی

اسکا کوئی روزہ نہیں۔“

4- روزے کی نیت بولنے کی صورت میں کرنا (جیسے بعض لوگ بول کر کہتے

ہیں وبصوم غد)

اسکی کوئی اصل نہیں، اور یہ دین میں نیا کام ہے۔ آپ نے فرمایا: إنما

5- افطار کے وقت بعض لوگ اذان ہو جانے کے بعد بھی اپنی دعاء جاری

رکھتے ہیں، یہاں تک کہ مؤذن اذان ختم کر لینے کے قریب ہوتا ہے۔

سورج کے غروب ہوتے ہی افطار میں عجلت کرنا سنت کی روح ہے۔

مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر رواہ

البخاری “لوگ خیر پر رہیں گے جب تک کہ افطار میں عجلت کرتے

رہیں۔”

6- بعض لوگ افطار کے وقت اس دعاء کو اپنا معمول بناتے ہیں: اللہم

تقبل منی إنک أنت السميع العليم۔ یا کسی اور دعاء کو اس موقع

کیلئے اپنا معمول بنانا۔

افطار کے وقت معمول اُسی دعاء کو بنایا جائے گا جو اس موقع کیلئے

نبی ﷺ سے مروی ہے۔ مثلاً آپ سے مروی یہ کلمات: ذہب الظمأ

وابتلت العروق وثبت الأجر إن شاء الله رواه أبو داود والدارقطني

والبيهقي ، وقال الألباني حديث حسن “پياس گئی، رگوں کو تراوت ملی، اور

ان شاء الله اجر پکا”۔

7۔ اکثر لوگ (خاص طور پر گھروں میں روزہ کھولنے والے) مغرب کی نماز

باجماعت سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔ بعض لوگ تو دسترخوان پر کھانا چن

لیتے ہیں اور پھر حدیث کا حوالہ دیتے ہیں کہ ‘پہلے کھانا پھر نماز’!

دستر خوان کو بوقت افطار اتنا بھاری نہ کرنا چاہئے۔ نماز باجماعت کو پانا

فرض ہے: فرمانِ الہی ہے: وارکعوا مع الراکعین “جھکنے والوں کے

ساتھ جھکو”۔ نیز مصطفیٰ ﷺ کا فرمان ہے: من سمع النداء فلم یجب

فلا صلاة له إلا من عذر رواه الترمذی وابن حبان، وقال الألبانی: حدیث

صحیح “جس نے اذان سنی اور اس پر لبیک نہ کہا اس کی کوئی نماز نہیں

سوائے یہ کہ عذر ہو”۔

8- بعض لوگ سحری نہیں کرتے اور رات کے کھانے پر ہی اکتفا کرتے

ہیں۔

نبی ﷺ نے فرمایا: تسحروا فإن فی السحور بركة رواه البخاری

و مسلم و الترمذی “سحری کیا کرو؛ یقیناً سحری کے اندر ایک برکت ہے”۔

امام نوویؒ کہتے ہیں: سحری کے مستحب ہونے پر علماء کا اجماع ہے۔

9- بعض لوگ اذانِ فجر سے گھنٹہ دو گھنٹہ پہلے ہی سحری کھا کر فارغ

ہوجاتے ہیں!

سحری کو موخر کر کے کھانا سنت ہے۔ جس کا تخمینہ یہ ہے کہ اذانِ فجر کو

پچاس آیتوں جتنا وقت باقی ہو تو سحری کھائی جائے۔

10- سحری میں کھجور کے استعمال کو ترک رکھنا۔

نبی ﷺ فرماتے ہیں: نعم سحور المؤمن : التمر رواہ أبو داود وابن

حبان والبیہقی، وقال الألبانی حدیث صحیح “کھجور مومن کی سحری کیلئے کیا

ہی اچھی ہے”!

11- افطاریا سحری میں خوب پیٹ بھر لینا۔ بعض لوگ تو کھا کھا کر بے

حال ہو جاتے ہیں۔

مسلمان کے لائق یہی ہے کہ بھوک رکھ کر کھانا کھائے۔ نبی ﷺ نے

فرمایا: ما ملأ آدمی وعاء شراً من بطنه بحسب ابن آدم أكلات یقمن

صلبه رواہ ابن حبان “پیٹ سے بدتر کوئی برتن نہیں جسے آدمی

لبالب بھر لیتا ہو۔ ابن آدم کیلئے اتنے لقمے بڑے ہیں جو اس کو کمر کو سیدھا

رکھیں۔“

12۔ بعض لوگ اذانِ فجر شروع ہو جانے کے بعد بھی کھاتے چلے جاتے ہیں،

یہاں تک کہ بعض تو اذان ختم ہو جانے کے بعد بھی کھاتے چلے جاتے ہیں۔

آدمی کو چاہئے کہ اپنا دین اور اپنا روزہ خطرے میں نہ ڈالے۔ فرمانِ الہی ہے:

وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الأبیض من الخیط الأسود

“کھاؤ پیو تا وقتیکہ فجر کی پو پھٹ جائے“

13۔ رمضان میں رات کے وقت لیٹ جاگتے رہنا۔ صبح فجر میں سست

ہونا، یا فجر کی نماز باجماعت سے پیچھے رہ جانا۔ بعض لوگ تھوڑی بہت

سحری زہر مار کر کے پہر سو جاتے ہیں اور سوچ چڑھے نماز فجر پیڑھتے ہیں!

رمضان کی راتوں کا قیام، اور ذکر اور دعاء و مناجات ترک کر بیٹھنا ایک

بے حد بڑی محرومی ہے۔ سحر کے وقت عبادت میں چستی آنا اس بات پر

مختصر ہے کہ رات کا اول حصہ آرام کر لیا گیا ہو۔ بعض اہل علم نے ایسے

شخص کے حق میں رات کو لیٹ جاگتے رہنا حرام تک کہا ہے جس کی نماز

فجر باجماعت اس لیٹ جاگنے کے باعث متاثر ہو جاتی ہو۔

14- بعض روزہ دار جو ویسے گالی گلوچ سے پرہیز بھی کر لیتے ہیں، کسی کے

گالی دینے پر البتہ اُسی لہجے میں جواب دینا شروع ہو جاتے ہیں۔

نبی ﷺ کا فرمان ہے: **وَإِذَا كَانَ صَوْمُ يَوْمٍ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا**

يَصْخَبُ فَإِنَّ سَابَهُ أَحَدٌ فَلْيَقُلْ : إِنِّي أَمْرٌ صَائِمٌ رواه البخاري ومسلم وابن

ماجه والنسائي وابن ماجه وأحمد و ابن حبان “**جب تم میں سے کوئی روزے سے**

ہو، اُسے چاہئے جھگڑا اور شور شرابہ نہ کرے۔ کوئی دوسرا بھی اُس کے

ساتھ گالی گلوچ کرے تو کہے: بھی میں روزے سے ہوں۔”

15۔ بہت سے روزہ دار صرف کھانے پینے کا روزہ رکھتے ہیں۔ زبان کو لغو،

جھوٹ اور بہتان سے بچانا ان کے لیے روزہ کا حصہ نہیں! اسی طرح لغو اور

بیہودہ چیزوں کا سننا اور ٹی وی، کمپیوٹر یا موبائل پر دیکھنا موقوف نہیں

ہوتا!

روزہ ہر قسم کے فضولیات سے بچنے کا نام ہے اور اپنے وقت کو زیادہ سے

زیادہ اللہ کی یاد میں گزارنے سے عبارت ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: من

لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة في أن يدع طعامه

وشرابه رواه البخاري“ جس شخص نے قولِ زور نہیں چھوڑا اور اس پر

عمل کرنے سے نہیں رکا، تو اللہ کو حاجت نہیں ہے کہ ایسا شخص بس اپنا

کھانا پینا ہی چھوڑ کر رہے۔”

16- بہت سے روزہ دار رمضان میں بھی بخیل کے بخیل رہتے ہیں۔

حاجتمندوں کا ہجوم دیکھنے کے باوجود “روزہ” ان سے انفاق کروانے

میں ناکام رہتا ہے۔

رمضان میں گرہ کھولنا اور لٹانا خاص طور پر مرغوب ہے۔ اعمال کا بدلہ

رمضان میں کئی کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ نبی ﷺ رمضان میں خاص

طور پر صدقات اور انفاق کا اہتمام فرماتے۔ ابن عباسؓ کا قول ہے: کان

رسول الله ﷺ أجود الناس وكان أجود ما يكون في رمضان حين

يلقاه جبريل، وكان يلقاه في كل ليلة من رمضان فيدارسه القرآن

“رسول اللہ ﷺ سب سے بڑھ کر انفاق کرنے والے تھے اور سب

سے بڑھ کر وہ رمضان میں انفاق کرتے جب جبریل سے ملاقات کرتے،

اور جو کہ آپ کو ہر رات ملتا اور آپ کے ساتھ قرآن کا دور کرتا۔”

17۔ بعض لوگ کسی کو رمضان میں دن کے وقت مسواک کرتا دیکھیں تو

اس پر نکیر کرتے ہیں۔ اور ان کا خیال ہے کہ یہ روزہ کے حق میں نقصان دہ

ہے!

مسواک کا سنت ہونا عام ہے اور ہر وقت کیلئے ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان

ہے: لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بالسواك عند كل صلاة رواه

مالك في الموطأ والبخاري ومسلم وأبو داود والترمذي “مجھے اپنی امت پر

مشقت کر دینے کا ڈر نہ ہوتا تو میں ان کو حکم دیتا کہ وہ ہر نماز کے وقت

مسواک کریں۔”

18- ایسے لوگ بھی ہیں جو روزہ سے ہونے کے باوجود گناہ کی مجالس میں

شریک ہوتے ہیں۔ فلیس، سینما، اور گلیوں میں چھیڑچھاڑ اور خواتین کی

طرف جہانکنا سب جاری رہتا ہے!

امام ابن رجب فرماتے ہیں: جو شخص اپنا روزہ ضائع کر لے، اس کا روزہ

اس کو اللہ کی حرام کردہ اشیاء سے روک ہی نہ سکے، امکان ہے کہ اس کا

روزہ قبول ہی نہ ہو اور اس کے منہ پر دے مارا جائے۔”

19۔ بعض لوگ رمضان میں تراویح باجماعت کا اہتمام نہیں کرتے،

رمضان میں بھی اپنے روزمرہ معمولات اسی طرح جاری رکھتے ہیں۔

رمضان کی راتوں کا بہترین مصرف نماز میں قرآن کی طویل طویل

قراءت کرنا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: من قام رمضان إيماناً واحتساباً

غفر له ما تقدم من ذنبه رواه مالك في الموطأ والبخاري ومسلم وأبو داود

والترمذي والنسائي“ جو شخص ایمان اور احتساب کے ساتھ رمضان کو قیام

کرے، اس کے سب گزرے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔”

20۔ بعض لوگ امام کے نماز ختم کرنے سے پہلے تراویح ختم کر کے نکل

جاتے ہیں (خاص طور پر وتر کے وقت لوگ امام کو نماز پڑھاتا چھوڑ کر نکل

جاتے ہیں)

سنت یہ ہے کہ اگر آدمی امام کے ساتھ اُس وقت تک نماز پڑھتا رہے

جب تک امام نماز پڑھا رہا ہے تو اس کیلئے پوری رات کا قیام لکھ دیا جاتا

ہے: من قام مع إمامه حتى ينصرف كُتِبَ له قيام ليلة رواه الترمذي

وابن خزيمة وابن حبان“ جو شخص اپنے امام کے ساتھ اُس وقت تک قیام

کرے جب تک امام نماز ختم نہ کر لے، اُس کیلئے (پوری) رات کا قیام لکھ

دیا جاتا ہے۔”

21- بعض عورتیں تراویح کیلئے مساجد میں زیب و آرائش اور پرفیوم لگا

کر جاتی ہیں۔

نبی ﷺ نے فرمایا: أيما امرأة أصابت بخوراً فلا تشهد معنا العشاء

الآخرة رواه مسلم وأبو داود والنسائي وأحمد والبيهقي“ جو عورت خوشبو

لگائے وہ ہمارے ساتھ عشاء کی نماز پڑھنے نہ آئے۔

22- بہت سے ائمہ رکعتوں کی تعداد پورا کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ نماز

میں طہانیت مفقود۔ نہ رکوع پورا اور نہ سجدہ۔ نہ دعاء اور نہ خشوع، اور

اس کا نام قیامِ رمضان!

نبی ﷺ نے فرمایا: أسوأ الناس سرقة الذي يسرق من صلاته، قالوا

: يا رسول الله كيف يسرقها؟ قال: لا يتم ركوعها ولا سجودها

“چوروں میں سب سے برا وہ آدمی ہے جو اپنی نماز کی چوری کرے۔

صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ وہ کیسے نماز کی چوری کرتا ہے؟ فرمایا:

اس کا رکوع اور سجدہ پورا نہیں کرتا۔

23۔ بعض ائمہ قنوت کو بہت زیادہ طویل کر دیتے ہیں۔

نماز اور قنوت میں اقتصاد (میانہ روی) رکھنا چاہئے۔ نیز سنت میں وارد

ہونے والی دعاؤں پر اکتفا کرنا چاہئے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: إذا صلی

أحدکم للناس فلیخفف فإن فیہم الضعیف والسقیم والکبیر رواہ

البخاری ومسلم وأبو داود وأحمد وابن حبان

”جب تم میں سے کوئی نماز پڑھائے تو اُسے چاہئے کہ ہلکی پڑھائے،

کیونکہ ان میں کمزور بھی ہوتے ہیں اور بیمار بھی اور بڑی عمر کے لوگ

بھی۔“

24۔ بعض ائمہ دعائے قنوت میں نہایت تکلف کرتے ہیں۔ بڑی بڑی

مسجع عبارتیں لے کر آتے ہیں، اور خوب تصنع سے کام لیتے ہیں۔

سادگی کے ساتھ مسنون دعاؤں پر اکتفاء کرنا بہتر ہے۔

25۔ بعض لوگ دعائے قنوت میں آواز بہت اونچی کر لیتے ہیں۔

دعاء میں آواز دھیمی رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ادعوا ربکم

تضرعاً وخفیةً، انه لا یحب المعتدین“ پکارو اپنے رب کو گڑگڑا کر

اور چپکے۔ بے شک وہ تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا”۔

26۔ بعض لوگ دعائے قنوت کے دوران، یا امام کے پیچھے ہوں تو اس کی دعاء

پر آمین کہنے کے دوران مسلسل آسان کی طرف دیکھتے ہیں۔

حدیث میں آتا ہے: ما بال أقوام يرفعون أبصارهم إلى السماء في

صلاتهم فاشتد قوله في ذلك حتى قال: لينتهين عن ذلك أو لتخطفن

أبصارهم رواه النسائي، وقال الألباني حديث صحيح “کچھ لوگوں کو کیا

ہو گیا ہے کہ نماز میں اپنی نگاہوں کو آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں۔”

نبی ﷺ نے اس پر اس حد تک شدید بات فرمائی کہ: “یہ اس سے باز

آجائیں ورنہ ان کی نگاہیں اچک لی جائیں۔”

27۔ بعض نمازی دعائے قنوت کے اختتام پر دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر

پھیرتے ہیں

یہ چیز سنت سے ثابت نہیں۔ امام بیہقیؒ کہتے ہیں: ”دعاء سے فراغت کے

وقت چہرے پر ہاتھ پھیرنا میرے نزدیک سلف کے کسی ایک شخص سے

بھی ثابت نہیں۔“

نوٹ: دعاء کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنے کو خلافِ سنت کہنے کے متعلق یہ مصنف کی رائے ہے جو دراصل حنابلہ کے علماء کی ایک جماعت کی رائے ہے۔ دیگر فقہی گروہ اس کی اجازت دیتے ہوں تو اس پر عمل میں کوئی مضائقہ نہیں (مترجم)۔

28۔ بعض نمازی لیلۃ القدر کی دعاء میں لفظ ”عفو“ کے بعد ”کریم“ کا

اضافہ کرتے ہیں۔

دعاء کے الفاظ سنت سے یہی ملتے ہیں “اللہم إنک عفوّ تحب العفوّ

فاعف عنی”۔ اس میں کسی لفظ کا (مستقل) اضافہ درست نہیں۔

29۔ اعتکاف ضائع کر لینا۔ اس کو اہمیت نہ دینا۔

اعتکاف رمضان کے آخری عشرے میں کیا جانے والا ایک بہترین عمل

ہے۔ اس کی جتنی حفاظت ہو سکے کرنی چاہئے۔ کان رسول اللہ ﷺ

يعتکف العشر الأواخر من رمضان رواه البخاري ومسلم وأبو داود وقال

الألباني: حدیث صحیح “رسول اللہ ﷺ رمضان کی آخری دس راتیں

اعتکاف کیا کرتے تھے”۔

30- فطرانہ کو اس کے وقت سے موخر کر بیٹھنا

صدقۃ الفطر عید کے روز نماز سے پہلے پہلے نکال دینا ضروری ہے۔ اس

سے ایک یا دو دن پہلے بھی ادا کیا جاسکتا ہے۔